خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd

Vol 164

Track 1

Time 45:15

o لَقَدْخَلَقْناَ ٱلاِنْسَانَ فِی ْاحْسنِ تَقْوِمٍ ز

o ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ

انسان ہماری بہترین تخلیق ہے ،لیکن یہ اسفل سافلین میں پڑا ہوا ہے

روحانی تشریح (26-01-08عظیمیہ جامع مسجد)

... شروع کی ریکارڈنگ نہیں ہے

بہترین صلاحیتوں کے ساتھ عطا کیا اور انسان میری بہترین تخلیق ہے...ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ...اور یہ تاریخ ہے میں اور اسفل زندگی میں اپنی زندگی گزار رْہا ہے... لقد خلقنا انسان...اب دیکھے اس میں زیادہ سوچنے اور غوروفکر کرنے کی ضرورت ہے ، اب اللہ تعا لیٰ فر ماتے ہیں کہ انسان کو میں نے بہترین صلاحیتوں کے ساتھ بنایا پیدا کیا اور یہ اسفل سافلین گہر ے گڑا میں گرا ہو اہے۔ یہ بات بڑی غور طلب ہے ،جب انسان اللہ تعالیٰ کی بہترین صناعی ہے ،بہتریں تخلیق ہے ،انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صلاحیتوںکے ساتھ پید اکیا ہے۔پھر انسان تاریخیو ں میںکیوں گم ہے ؟یہ بات کافی غور طلب ہے آپ بھی اس پر غور فر مائیں جو لوگ اس سلسلے میں ہیں۔جب انسان اللہ تعالیٰ کی بہترین صناعی ہے ،بہترین صناعی سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صلاحیتوں کے لئے تخلیق کیا ہے۔ پھر وہ اسفل سافلین میں پڑھنے کا کیا مطلب بھی ایک چیز بہترین ہے وہ بہترین ہے ،کیا اللہ تعالیٰ ارشاد فر ما رہے نہیں لقد خلقالانسان...کہ انسان میری بہترین تخلیق ہے، بہترین صناعی ہے ،بہترین صفات کا منظر ہے ،جس کو میں نے ایسی صلاحیتوں کے ساتھ تخلیق کیا ہے کہ اس جیسی صلاحیتیں کسی اور مخلوق میں نہیں ہیں،توساتھ ہی اللہ تعالیٰ فر ماتا ہے... ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْن...یہ تو بالکل گڑھے میں گرا ہوا ہے ُاور ْبتریں صناعی کیا چیز ہے وہ بات یہ ہے جو اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں اور مخلوق کا بھی تذکرہ ہے کہ ساری مخلوق میںبہترین مخلوق بہترین صفات کی حامل مخلوق اب ہمیں یہ سوچنا ہے انسان میں اور دوسری مخلوقات میں وہ کون سی چیز ایسی ہے کو انسانوں میں ہے اور حیوانات میں بھی ہے اگر وہ صفات اور صلاحیتیں

دونوں میں موجود ہیںبرابرکی تو بہترین صناعی کا کیا مطلب ہواہیں...اگر
انسان کو بھوک لگتی ہے۔ کھانا کھاتا ہے ۔یہ جتنی بھی مخلوق ہے سب کو بھوک
لگتی ہے ۔سب کھانا کھا تی ہیں ۔انسان پخانہ پیشاب کرنے پر مجبور ہے ہر
مخلوق پخانہ پیشاب کرنے پر مجبور ہے ۔اس میں کو ئی شرط نہیںکہ وہ چوپایہ
ہو، اس میں کو ئی شرط نہیں کہ وہ پرندہ ہو،اس میں کوئی شرط نہیں کہ
وہ رینگنے والا جانور ہو،اڑنے والا جانور ہو،چھوٹا ہو ،بڑا ہو، پھر انسان کی
دوسری ضرورت ہمارے سامنے آتی ہے ۔ وہ یہ کہ اسے بھوک لگتی ہے تو
یہاںچیونٹی سے لیکر ہاتھی تک ہر مخلوق کو بھوک لگتی ہے ۔انسان کی نسل
بڑھتی ہے انسان شادی کر تا ہے۔ اس میں مذکر مونث ہو تے ہیں ۔جانوروں
میں بھی مونث مذکر ہو تے ہیںوہ بھی شادی کرتے ہیں ۔مونث ماں بنتی ہے ۔
مذکر باپ بنتا ہے ۔تو جانوروں میں بھی یہی ہے مونث ماں بنتی ہے مذکر باپ
بنتا ہے ۔سردی گرمی کا احساس، بھوک پیاس کا احساس ،بیماریاں ،دکھ
درد ،پریشانیاں ،خوف ،ڈر ،دہشت ،بہادری جو کچھ انسانوں کے اندر ہے وہ سب
کا سب جانوروں کے اندر ہے ۔آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ صاحب انسان اس لئے
افضل ہے کہ اس میں ڈر نہیں ہو تا انسان بہادر ہو تا ہے۔اس سے بڑاکوئی
چھوٹ ہی نہیں ہو سکتا کہ انسان کو ڈرنہیں لگتا اگر انسان کے اندر بہادری ہے
تو شیر کے اندر بھی بہادری ہے اگر انسان کے اندر عقل فہم ہے تو جانوروں کے
اندربھی عقل فہم ہے۔اب یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ کم وپیش عقل کم و پیش
ہے ۔سارے انسان ذاہین ،فتین ،دانشور نہیںہو تے تھوڑے سے لوگ ہو تے
ہیںدانشور باقی لوگ تو سیدھے سادے ایک ضرو کے مطابق جتنی عقل ہے بس
وہی ہو تی ہے زیادہ تو ان کین اندر نہیں ہو تی ۔اب یہ جی بات چیت انسان کر
تا ہے جانور جو ہے حیوان ناسک انسان کو کہتے ہیں۔اس سے بڑا چھوٹ کو ئی
دنیا میں ہو ئی نہیں سکتا کہ انسان بولنے والا جانور ہے ارے بھئی کون سا جانور
نہیں بولتا ۔قرآن پاک میں حدود کا تذکرہ موجود ہے ۔حضرت سلیمان کا قصہ
چیو نٹی کا تذکرہ موجود ہے قرآن پاک کی سورت کانام سورہ لاچیونٹی ہے ۔
گرمی سردی ،بھوک ،پیاس دکھ،بیماری، صحت ،بہادری، بزدلی ،ہر چیز اگر
انسان کے اندر موجود ہے تو وہ حیوانات کے اندر بھی موجود ہے ،پیدائش کا
سلسلہ ہو،جوانی کا سلسلہ ہو ،بوڑھاپے کا سلسلہ ہو، پیدائش کا سلسلہ
ہو ،موت کا سلسلہ ہو کہیں بھی تو انسان افضل نظر نہیں آرہا ہے برابر
برابرلقد خلقنا الانسان ...ثم رددنہ اسفل سافلین...میں نے اس کو بہترین صناعی
سے بنا یا میں نے اس کو بہترین صلاحیت سے عطا کیا اور یہ اسفل سافلین میں
پڑا ہوا ہے ۔بس جب آیت پر غورو فکر کرتے ہیں ۔تو یہ بات واضع طور پر نظر
آتی ہے کہ محز کھا نا ،پینا، گھر بنانا،شادی بیاہ میںپیر دبا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس
کانتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سانس کی جو آمو شد ہے۔ اس کی گرمی سے ان کا پورا
جسم گرم ہو جاتا ہے ۔آپ لحاف اڑتے ہیں وہ پردہ چورچھوپا لیتا ہے اور اور
پردہ جو ہے لحاف کا کام کر تا ہے ۔عقل قرآن پاک میں حدود کا تذکرہ موجود

ہے ۔کیا ہے اس کا نظام عقل کی ساری بات سمجھائی کہ ایسی وہ ملکہ ہے یہ
ہے وہ ہے تو انسان کی فضلیت کیا ہے ، کا سلسلہ ہو ۔فی احسن تقویم کا
مطلب یہ ہو نا چاہئے کہ وہ چیز ،وہ صلاحیت ،وہ صفت کسی اور مخلوق
میں موجود نہ ہو۔احسن تقویم ...کا مطلب یہ نہیں ہے انسا ن دو پیروں پر چلتا
ہے ، دو پیروں سے تو کبوتر بھی چلتا ہے ۔احسن تقویم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ
انسان سردی گرمی لگتی ہے وہ سردی گرمی کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار
کرتا ہے ہوہ تو جانور بھی کرتے ہیں آپ نے دیکھا نہیں ہے کتے جب انہیں زیادہ
گرمی لگتی ہے زمین کھود کے جہاں سییل ہو تی ہے وہاں بیٹھے رہتے ہیں ،
چوڑیہ اپنی حفاظت خود کرتی ہیں ہاب ہمارے یہاں مور نے دو بچے دئیے۔ ایک تو
مر گیا ایک زرا بڑا ہو ااس کو بلی لے گئی وہ ماں تین دن تک ایسی بہ بہ کر کے
روتی رہی میں حیران ہو اکہ اللہ میاں اس طرح تو انسانوںکی مائیں بھی نہیں
روتیں۔ جس طرح یہ مورنی رو رہی ہے۔ تین دن تک وہ روتی رہی میں بہت
چھوٹا تھا ہوہ ہمارے بزرگوں کی یہاں ایک گائے پلی ہو ئی تھی ۔اس کا بچہ ہوا
وہ بچہ اس کا مر گیا تو جناب تین دن تک وہ آنسوئوں سے روتی رہی ہتو میں
بار بار اسے دیکھنے جاتا تھا اور پھر واپس اپنی والدہ صاحبہ کے پاس آتا تھا اور
کہتا تھا آپا گائے رو رہی ہے ۔آپا اتنے موٹے موٹے آنسوئوں سے رو رہی ہے ۔گائے
کہنے لگی ہاں بھئی اس کا بچہ مر گیا ہے تو میں پھر جاتا تھا گائے کی آنکھ جو
بہت بڑی تھی بڑی بڑی آنکھیں اور مزے کی بات یہ کہ گائے کی آنکھ میں سرمہ
بھی لگاہو ا ہو تا ہے ۔پیدائشی ایسے ڈودے پڑے ہو ئے ہو تے ہیں۔ جیسے کاجل
لگا ہو ا ہے کوئی عورت تو ایسا کاجل بھی نہیں لگا سکتی۔ جس کی گائے کی
آنکھ میں جناب آپ نے نہیں دیکھی کاجل لگی ہو ئی تویہاں شرمانے کی کیا بات
ہے تجربہ کرلو بھئی ...تو اب دیکھیں بچے کی پیدائش کے سلسلے میں میں چھوٹا
تھا تو میں نے دیکھا ایک گائے ہے اس لو تکلیف ہو رہی ہے ۔بہت بے چین ہے
پریشان ہے ۔اور اس پریشانی کی وجہ سے وہاںلوگ جاکر کھڑے ہو گئے کیا ہوا
ایسی کیوں کیا تکلیف ہے میں بھی وہاں کھڑا ہوا تھا یہ میرے بچپن کا ہے واقعہ
تو جناب ایک خاتون آئیں یہ پاکستان بنے سے پہلے کا واقعہ ہے صدیقہ آباد کا
وہاں ایک خاتون آئیں اور سب کو ڈانٹاچلو یہا ں سے جائو خیر وہ مرد تھے چلے
گئے سارے اس نے کیا کیا خاتون نے اس کی رسی پکڑ کے وہاں ایک کوٹھری تھی
اس میں اسے بند کر دیا در وازہ بند کر دیا ۔باہر سے اور خود کھڑی رہی وہاں
تھوڑی دیر کے بعد اس نے دروازہ کھولا اور گائے بچے کو چاٹ رہی تھی ۔یعنی گائے
کو جب درد زہ ہوا تو اس کو اتنی شر م حیاء آئی کہ وہ رونے لگی کہ لوگ یہاں
سے ہٹیں ۔اور قدرت نے انتظام کیا اور ایک خاتون آئیں اور برحال وہ خاتون بھی
ماں تھیں تو اب آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جانوروں میں شر م و حیاء نہیں۔ہے
مابچہ کو اپنی گود میں لٹالتی ہے ،چپکاتی ہے دودھ پلا تی ہے تو کون سی ایسی
ماں ہے جو بچوں کو دودھ نہیں پلاتی گائے ،بھنس،چڑیا ،کبوتر یا مرغیاں اور چڑیا
اور کبوتر جس طرح ایام رزات پورے کرتے ہیں۔ اپنے بچوں کی نشوو نما کر تے

ہیوے تو معاف کر ہی نہیں کر سکتی پہلے دانا چوگے گی اپنے پوٹھے ہو ئے
محفوظ پر رکھے گی پھر جاکے اپنے بچے کے چونچ میں چو ڈال کر چونکا دینا جیسے
کہتے ہیں اگل اگل کر کھیلاتی ہے۔کسی مانے آج تک ایسا نہیں کیا ہوگا کہ اپنا
اگل کے کھا نا کھلا ئے اگلنے میں بہت تکلیف ہو تی ہے ۔آپ یہ کیسے کہہ سکتے
ہیں کہ انسان ہر جانور اپنے بچے کی تربیت کر تا ہے بلی ایسا شکار کر نا سیکھا
تی ہے ۔اپنے بچوں کو وہ کوئے کے بارے میں کتنا مشہور ہے ۔کوا بہت ہوشیار
جانور ہے ۔اس کی ماں نے سمجھا یا کوئے کو بھا ئی جب کو ئی تیرے گولیرکسی
کے ہاتھ میں ہویا کوئی کنکری ہاتھ میں ہواو ر وہ تجھے یوں کرے تو تو اڑ جانا
انتظار نہیں کر نا تو کوا کہنے لگا اماں میں انسان کو دیکھ کر کیوں نہ اڑ جائو ۔
اس بات کا انتظار کیوں کروں انہوں نے کہا بچے تجھے اب ضرورت نہیں ہے اپنی
حفاظت خود کرلے گاکی اچھا ۔انسان کو سب سے پہلا استاد کوا ہے ۔ہابیل کابیل
کا جب تذکرہ ہے اس میں ہابیل نے کابیل کو مار دیا کیا ہے بھئی ہابیل نے کابیل
کو مار دیا ۔کہتے ہیں پہلا قاتل انسان نے کیا زمین کے اوپر اب وہ پریشان کہ
بھئی میں اس بھا ئی کا کیا کروںکوا آیا کوئی چیز لیکر اس نے جناب کچھ پنجوں
سے کچھ چونچ سے ایک گڑا کیا اور وہ چیز اس میںڈالی اور مٹی سے پیر برابر کر
کے اور اڑ گیا ہوے یہ جناب ہابیل صاحب کو پتا چلا کہ بھئی اس طرح قبر بنتی ہے
۔انہوں نے قبر بنا کر اپنے بھا ئی کو دفن کر دیا انسا ن کے لئے شرم وحیاء کی بات
ہے کہ اس کا پہلا استاد کو ا ہے۔اس بنیاد پر انسان کہہ سکتا ہے کہ میںجانور
سے افضل ہوں کو ئی بات تو ایک ہو تعلیم اب ان کو سیکھا دیں آپ بی بی کا
میٹھو روٹی کھا ئے گابی بی کا میٹھو روٹی کھا ئے گا۔جس طرح ہم قرآن شریف
نماز میں پڑھتے ہیاس میں اور نبیوی کے میٹھو روٹی کھا ئے گا میں کیا فرق ہے
کیا فرق ہے بھئی ساری نماز پرھ لیتے ہیں پتا ہی نہیں ہے کیا پڑھ لیا قرآن
شریف پڑھتے ہیں دوسال میں پندرہ منٹ روز اور سب سے زیادہ کوئی چھوٹی
کرتا ہے استاد وہ حافظ صاحب ہی ہیں ہوے کیوں نہ چھوٹی کریں اسکول میں
آپ دیتے ہیں ڈھائی ہزار روپے قاری صاھب کو فیس دینگے دو سو روپے اور دنیا
کی کون سی ایسی زبان ہے جو بغیر ترجمے کی پڑھی جاتی ہے۔ سوائے قرآن کے
بھئی جب تمہیں ترجمے ہی نہیں پتا تو تمہارا دل کیسے لگے گا نماز میںمیں نے
دیکھا ہے پکے گانے اب سنتے ہی نہیں لوگ جب پکا گانا اتفاق سے لگ جاتا ہے...
آہا آہا آہا ...وہ سارے لوگ بند کردیتے ہیں۔ وہ سارے بنداس لئے کردیتے ہیں ۔
کہتے ہیں جی نمازمیں دل نہیں لگتا یکسوئی نہیں ہوتی ارے بھئی یکسوئی کہاں
سے ہو جب تمہیں پتا ہی نہیں ہے تم کر کیا رہے ہو اب تو یہ صورت ہے بھئی
میں گنہگار بندہ،ہو اپنی مثال دے سکتا ہوں کہ اسلام وعلیکم و رحمتہ اللہ،
اسلام وعلیکم و رحمتہ اللہ یہ یاد ہی نہیں ہو تا کہ سورتیں کون سی ہو تی
ہیں ۔کیوں بھئی آپ کو یاد ہوجاتا ہے ۔مجھے تو یاد رہتا نہیں آپ کوم یاد رہتا
ہو گا توآپ بہت ماشا اللہ قابل ہو نگے تو کون سی ایسی بات ہے جو انسان کو
افضل کر رہی ہے کتے سے،بلی سے،چیونٹی سے، چیونٹی کی سن لیجئے حضرت

سلیمان علیہ السلام ہوا میں جا رہے تھے وہاں چیونٹی پھر رہی تھی بہت ساری
چیونٹی قرآن پاک میں ہے جو چیونٹی کی ملکہ تھی چیونٹی اس چیونٹی نے علان
کیا :اے چیونٹیوں جلدی جلدی اپنے گھروں پر جائو سلیمان کا لشکر آرہا ہے ہرونگ
دئے جائو گی حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز سنی ایک تو چیونٹی
کی فضلیت اس بات میں ہے کہ اس کا اللہ کے نام میں ایک سورت کا نام ہی
رکھ دیا سورہ النمل اب اردو میں ترجمہ کرے کوئی سورہ النمل کا تو اردو میں
لکھیں گے سورہ چیونٹی تو اس نے کہا بلوں میں چلی جائو سلیمان کا لشکر آرہا
ہے رونگ دی جائو گی ہحضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ آواز سنی انہوں نے
لشکر کو ٹہرایا نیچے اتارا اور نیچے اتر کے چیونٹی سے باتیں کیںہاب یہ باتیں
مفاسلین کرتے ہیں دونوں نے لکھا قرآن پاک میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے
چیونٹی کو اپنی ہتھلی پر رکھا اور بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فر مایا کہ
بھئی میں بہت خوش ہوا تجھے اپنی رایہ کا اتنا خیال ہے کہ سلیمان کا لشکر
آرہا ہے ہرونگ دی جائو گی جلدی دے گھس جائو بلوں میں تو چیونٹی نے کہا
میری ڈیوٹی ہے میری ذمہ داری ہے پہلے میں بڑا خوش ہوا اور خوشی کی بات
تھی پھر وہ محسن لکھتے ہیں کتابوں میں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے
چیونٹی سے پوچھا اچھا تو یہ بتا سلطنت مجھے بھی اللہ نے عطا فر مائی تو بھی
یعنی چیونٹی کی ملکہ ہے یہ بتا سلطنت میری بڑی ہے یا تیری بڑی ہے اب و ہ
پتا ہے کیا ہوا چیونتی گویا ہو ئی بولی کویے تو اللہ کو پتا ہے کہ سلطنت آپ کی
بڑی ہے۔ یہ میری یہ اللہ کو پتا ہے لیکن اس وقت صورت حال یہ ہے کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کی ہتھلی میرا تخت بنا ہوا ہے ہتو کیا یہ عقل نہیں ہے۔
شعور نہیں ہے ہ تو احسن تقویم کیا چیز ہے ثم رددنہ اسفل سافلین کیا چیز
ہے ہ احسن تقویم سے مراد یہی ہو سکتی ہے کہ جو صفات دوسری مخلوقات
میں موجود ہیں اس میں فرشتے بھی شامل ہیں اس میں جنات بھی شامل ہیں
ان سے کوئی اضافی صفت ایسی ہو جو انسان کے اندر ہو جب ہی تو احسن
تقویم ...ہو گا نہ ورناتو ثم رددنہ اسفل سافلین جو ہے۔ جس طرح تو اچھا اسفل
سافلین کی آیت پر اغورو فکر کیا جائے تو میری سمجھ میں تو یہ بات آتی ہے کہ
اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ یہ اسفل سافلین سے مراد یہ جو میرے ذہن میں آتی
ہے بات اتنی صلا حیت میرے ذہن میں آتی ہے کہ ان صلاحیتوں کی طرف تمہاری
تواجہ ہی نہیں ہے تم تو اسفل سافلین میں پڑے ہو ئے ہو ہاب وہ روح کا تذکرہ
آگیا اب روح انسان کے اندر روح ہو تی ہے۔ اس لئے روح تو کیا کہتے ہیں کبوتر
میں نہیں ہوتی ،چیونٹی میں نہیں ہو تی تو شعور کی بات آگئی تو شعور تو میں
نے ابھی حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ سنایا قرآن پاک میں بھی اس کا
تذکرہ ہے ہمچھر کیا چیزہے۔ مچھر کی کیا حیثیت ہے بھئی ...میرے خیال ہے
کراچی میں اربوں کھربوں مچھرتو ہو گا اربوں کھربوں کی مرجاتے ہیں اربوں
کھربوں ہی پیدا ہوجاتے ہیں اور انسان اتنا بے بس کے کہ مچھر سے اپنی حفاظت
نہیں کر سکتا ہیہ دوا لگا ئو وہ دوا لگائو یہ مارو وہ پھر بھی کاٹ جاتا

ہے ۔بولے گا یایہاں آدمی کرے گا وہ یہاں کاٹ کر چلے جائے گا اتنا ہوشیار ۔نمرود
کا قصہ آ پ نے سناہو گا مچھر گھس گیا دماغ میں وہ بڑے علاج ہو ئے بڑے علاج
ہو ئے بڑے علاج ہو ئے وہ کہیں اس طرح یوں کیا ہو گا تو ضرب پڑھی تو جناب
وہ سکون ملا شیطان تھا نے نمرود وہ یہاں سکون ملا تو انہوں نے کہا اب کیا
کریں کس طرح کریں تو وہ جوتا چمڑا ومڑا بنا یا ہو گاوہ جوتے جب تک پڑھتے
رہتے تھے وہ مچھر اندر چھوپا بیٹھا رہتا تھا اور جہاں اس جوتوں کی پٹائی ختم
ہو ئی وہاں کاٹنا شروع کردیا۔اتنا پٹواا اتناپٹواااللہ تعالیٰ نے جوتے سے کہ وہ کبھی
کمخت مر ہی گیا ۔خدا خداکا دعویٰ کرنے والا مچھر نے مارر دیا اس کو خدا ئی
کا دعویٰ کرنے والا غور کریں خدائی کا دعویٰ کرنے والامچھر کیا بھی حقیقت ہے ۔
بات مختصر یہ ہے کہ انسان کی جو فضلیت ہے۔ وہ عقل سے نہیں ہے انسان
کی جو فضلیت ہے یہ جو بندے کو بنا لی یا توپ بنا لی یا دوسری چیزیں بنا لیتو
ان سے انسان کی فضلیت نہیں ہے جانوروں ایسے شہدکی مکھی گھر بنا تی ہے
انہوں نے جناب تو بنا لئے ہیں بم بھی بنا لئے ہیں بھئی گھر تو بنا کر دکھا ئوں
شہد کی مکھی جیسا اتنا امریکہ برطانیہ فلاح فلاح امیر گھر بنا کے دیکھوشہد کی
مکھی کا نظام وہ بھی آج تک نہیں بنا اگر کو ئی مکھی غلط رس چو س کے
آجاتی ہے تو باعدہ اس کی وہ ہو تی ہے کیا کہتے ہیں پیریدارو کو سیکورٹی ہو
تی ہے وہ سونگتی ہے مکھیاں اگر و ہ غلط شہد لیکر آجائے تو اسے اندر جانے
نہیں دیتی مار کے باہر پھنک دیتی ہے ہمارے یہاں تو آج تک پتا ہی نہیں چلا کہ
ہم پتا نہیں کتے کا گوشت کھا رہے ہیں یا بکری کا گو شت کھا رہے ہیں کچھ پتا
نہیں کیا کھا رہے ہیں ۔کھا ئے چلے جارہے ہیں ۔کھا ئے چلے جا رہے ہیں۔ تو اس
کا مطلب ہے کہ عقل عقل کی بنیاد پر کوئی انسان اشرف نہیں ہے ۔طاقت کی
بنیاد پرکوئی انسان اشرف نہیں ہے ۔کسی بھی انسان میں ہاتھی جیسی طاقت
نہیں ہو سکتی ۔زیرت عقل چیونٹی کی عقل کی بات میں نے سنائی ہی دی آپ
کو حضرت سلیمان کا قصہ ،مچھر مچھر نمرود تھا نے نمرود کے گھسا تھا نہ ہیں
...نمرود اب بتائیے نمرود جیسا بادشاہ وہ جناب مچھر نے مار دیا مار دیا۔ اس کو
دماغ میں گھس کے تو اب مختصر بات یہ ہے کہ اب وہ کیا چیز ہے فی احسن
تقویم ...وہ کیا چیز ہے اور ثم رددنہ اسفل سافلین...وہ پڑا ہوا ہے گڑوں میں وہ
کیا چیز ہے ۔تو انسا ن کی فضلیت اس بنیاد پر تو نظر آتی نہیں کہ اسے بھوک
لگتی ہے وہ کھانا کھا تا ہے ،اسے پیاس لگتی ہے وہ پانی پیتا ہے، اسے سردی
لگتی ہے وہ لحاف گدے گھر بنا لیتا ہے ،اگر گھر ہے شہد کی مکھی جیسا گھر بنا
کر دیکھا ئو تو پھر وہ کیا چیز ہے فی احسن تقویم کیا چیز ہے ۔وہ ... احسن
تقویم ...جو چیز ہے وہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سیکھا کر اس کی
نشاندہی کردی ہے ۔وہ الا آدم سکن الاسمائ...اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے
علوم انسان کو سیکھا دئے اور ارشاد فر مایا میں تمہارا رب ہو اور انسانوں کی
روحوںنے اس بات کا اقرار اور اطراف کیا کہ آپ ہمارے رب ہیں کیا وہ نظر
ہمارے پاس ہے ۔چونکہ وہ نظر نظر نہیں آئی تو آپ اسفل سافلین میں پڑے ہو

ئے ہیں۔الست بربکم ...جو اللہ تعالیٰ نے فر مایا تھا اگر آپ اس سے واقف ہیں۔
جو آپ کہہ چکے ہیں اللہ کودوسری بات یہ ہے اللہ نے کہا الست بربکم ... کیا
میں تمہارا رب نہیں ہو ں؟ تو ہم نے کہا جی ہاںآپ ہمارے رب ہیں ۔تو بھئی
آواز سنی ہو گی ہیں...یا بغیر آواز سنے روح نے کہہ دیا جی ہاں آپ ہمارے رب
ہیں۔آواز سنی ہو گی نہ اللہ کو دیکھا بھی ہو گا بغیر دیکھے آپ کیسے کہہ
دینگے آپ ہمارے رب ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ کی جو روح ہے جسم کا کیا
ہے جسم تو اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا نظام بنا رکھا ہے یہ قبر میں دبایاتے ہیں ۔
کسی مردے کو ایک دن سڑک پر ڈال کر دیکھوپتا چل جائے گا ۔اتنی تافن بدبو ؤئے
گی جیسے کتے بلی میں آتی ہے ۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا نظام ہے اس نے گندگی
کو اور گلادت کو قبر بنا کر اس کو محفوظ کر دیا ہے ۔ورنا ایک کتا مر جائے اور
ایک آدمی مر جائے دونوں میں کیا فرق ہے سڑنے میں کیوں بھئی ...ہے کوئی ...تو
اب یہ جو جسم جو ہے اس جسم اللہ تعالیٰ نے ایک جسم بنایا اور ایک دوسری
بات یہ ہے کہ جسم موجود ہے آدمی مر گیا آنکھ بھی موجود ہے ،کان بھی موجود
ہے، دماغ بھی موجود ہے، ہر چیز موجود ہے، آدمی مر گیا کیا مطلب ہوا کیا چیز
مر گئی کیا چیز مر گئی روح نے جسم کو چھوڑ دیا روح نے جسم کو چھوڑ دیا آدمی
مر گیا اور روح نے جسم کو سنبھال لیا آدمی پیدا ہو گیا اور روح نے جسم کو
نشوونما دے دی آدمی جوان ہو گیا اور روح نے جسم کی نشوونما میں تھو ڑی
سی لا پر واہی اختیار کی ایک نظام کے تحت آدمی بوڑھا ہو گیا۔ روح نے چھوڑ دیا
آد می مر گیا ۔کون سی روح وہ روح جو کہہ چکی ہے ہاں الست بربکم ...قالو
البلیٰ...ہمیں اس بات کو یقین ہے اس بات کا اطراف ہے کہ آ پ ہمارے رب ہیں
۔اگر انسان کو الست بربکم ...وہ یہ کہہ چکا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا علم
حاصل ہو جائے گا یہاں اس دنیا میں تو وہ اشرف المخلوقات ہے ۔اگر اس کو وہ
علم حاصل نہیں ہوا تو اس کی کتے بلی سے زیادہم کوئی حیثیت نہیں ہے ۔
سیکھاناکیا سیکھانا کیا آپ تو اللہ کو دیکھ چکے ہیں بھئی ...آپ تو اللہ کو دیکھ
کراس کی ربوبیت کا اقرار کر چکے ہیں ۔ قالو البلی..ٰ اگر انسان اللہ تعالیٰ سے
واقف ہے اگر انسان نے اس دنیامیں اس دنیا کا عہد پو را کر دیا قالوالبلی ...جی
ہاںآپ ہمارے رب ہیں تو افضل ہے ورنہ تو اس کی حیثیت جانوروں سے ،درختوں
سے ،پہاڑوں سے نمایاں نہیں ہے ۔ عقل کی بات جہاں تک ہے عقل جانوروں میں
بھی ہے ۔انسانوں میں بھی ہے بہت سارے کام جانور ایسے کر تے ہیں کہ وہ
انسان کر ہی نہیں کر سکتے ۔انسان شہد کا جیسا چھتاایسا گھر بنا کر دیکھا ئے
یہ جیتنے سلاسل ہیں سلسلے ہے ؟یہ تمام سلاسل کی جو بنیادی تعلیم ہے وہ
ایک ہے سب کی ایک سلاسل ہے سب کی بنیادی تعلیم ہے اور اس بنیادی تعلیم
کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ سلسلوں نے یہ علم بنا یا یہ سب کی بنیادی تعلیم ہے
جوپیغمبروں نے اور آخری نبی محمد ﷺ نے تعلیم دی ہے ۔کیا کہ تم ازل میں اللہ
کو دیکھ چکے ہو ۔تم ازل میں اللہ کو دیکھ کر اللہ کی ربوبیت کا قالوالبلی ...
کہہ کر اقرار کر چکے ہو ۔جب تم اس دنیا میں آئے تم نے اس اقرار کے اوپر پردے

ڈال دئیے۔دیواریں کھڑی کر دیں تم دنیا میں اس لئے بھیجے گئے تھے تم نے جو
الست بربکم ...کہ جواب میقالو البلی ...کہا تھا عہد کیا تھا اللہ کو دیکھ کر اس
کو اس دنیا میںپو را کرو ۔اگر بندے اس دنیا میں اس عہد کو پورا کر لیتا ہے تو
انسان ہے ۔لقد خلقنا الانسان فی احسن ...ہے اگر تم نے اس عہد کو بھلا دیا اس
کو پورا نہیں کیا تو ثم رددنہ اسفل سافلین...ہے وہ حیوان ہے اس کو آپ انسان
نہیں کہہ سکتے ۔آدمی الگ چیز ہے ۔حیوان آدمی ہے آدمی بھی ایک حیوان ہے۔
انسان الگ چیز ہے ۔خلقنا الانسان ...تو اگر ہم اللہ سے واقفیت کے بغیر مر گئے
توہم بھئی انسان مرے حیوانات مرے جی نہیں سوچنے کی کیا بات ہے دو بندے
کیوں کہہ رہے ہیں...نہیں سمجھ میں نہیں آئی کیا بات ...تو جب حیوانات
مروگے بھئی... تو جنت انسان کے لئے بنی یا حیوانات کے لئے بنی ...اگر آپ حیوان
مر گئے توآپ کا حشر کتے بلی جیسا ہو گا۔ سیدھی سی بات ہے اس میں کو ئی
برا ماننے کی بات نہیں ہے اور اگر آپ نے وہ عہد پورا کر دیا الست بربکم ...والا
آپ اللہ کو دیکھ چکے ۔یپاس کی ربوبیت کا اقرار کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے وہ
عہد پو را کر دیا آپ حیوانات کی سب سے الگ ہو گئے اور اگر وہ عہد پورا نہیں
ہوا بھئی زور سے بو لونے ...حیوان ہی رہے نہ تو پھر آپ مجھے آپ کو ذید کو بقر
کو شرم نہیںآتی کہ ہم اپنے آپ کوا نسان کہتے ہیں۔جب کہ ہم کتے بلی کی
زندگی گزار رہے ہیں۔شرم آتی ہے کسی کو ہیں...اگر شرم آتی ہے تو بھئی
کوشش کرو حیوانات کی الگ رائج ہو ۔اور انسان بن جائو انسان بن جائو گے۔
یہاں بھی عزت ملے گی اس لئے کہ ہم حیوانات سے ممتاز ہو گئے۔اور وہاں بھی
عزت ملے گی ۔اچھا یہ بتائیں کہ جنت جو ہے انسانوں کے لئے بنی ہے یا کتے بلیوں
کے لئے بنی ہے ؟انسانوں کے لئے ۔وہاں انسان جائیں گے حیوان جائیں گے ؟
انسان ۔آپ انسان ہیں؟ نہیں ۔تو جنت میں کیسے جائو گے ؟بھئی انسانوں کے لئے
جنت بنی حیوانوں کے لئے جنت بنی ؟انسانوں کے لئے آپ انسان ہیں ؟تو جنت
ویسے ہی جنت کا انعام ملے گا حوریں ملیں گیں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق
عطا فر مائے سلسلے کی تعلیمات کو نچوڑ ہی یہ ہے ۔تمام سلاسل اس میں
عظیمیہ سلسلہ بھی ہے تمام سلاسل ازل میں اللہ تعالیٰ کی آواز سن چکا ہے
ازل میں اس بات کا عہد کر چکا ہے کہ میرا خالق ومالک اللہ ہے۔ اس وعدے کو
عرفعے کرنے کے لئے یہ دنیا بنی ہے۔ آپ اپنے وعدے پر قائم رہتے ہیں ۔آپ اپنے
وعدے کی پاسدار ی کرتے ہیں ۔ آپ نے جو وعدہ کیا ہے ۔اس کی جدوجہد اور
کوشش کرتے ہیں۔ولذین جھدو... کہ جو لوگ اللہ کے لئے اللہ کے اندراللہ کو
دیکھنے کے لئے اللہ کو حاصل کرنے کے لئے اللہ کی قربت کے لئے کوشش کرتے ہیں
فینا...یعنی اللہ کے اندر اللہ کے رسول کے اندر کو شش کرتے ہیں...وعدہ ہے میرا
عدہ ہے۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں وعدہ کرتا ہوں میں آپ کو راستے ضرور دیکھا
دوں گا ۔ضرور راستوں پر کھڑا کر سکتا ہوں ۔جو میرے لئے جدوجہد او رکو
شش کرتے ہیں...عربی آیت ...جس راستے سے بھی ممکن ہو گا ۔بندے چل کر
میرے تک آجائے گا۔ایک راستے نہیں بے شمار راستے بے شمار راستے کھول دیتا

ہوں ۔لیکن جب آدمی اسکول میں ہی نہیں جائیے گا بھئی... تو راستہ کہاں سے
ملے گا ۔تعلیم کیسے حاصل ہو گی۔ تو یہ اسکول ہے ۔سارے سلسلے جیسے
اسکولو ں میں میٹرک پڑھائی جاتی ہے۔ ان اسکولوں میں اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا
وعدہ یاد یلایا جاتا ہے ۔اور اس کا طریقہ کار بتایا جاتا ہے۔سارے سلاسل کی یہی
تعلیمات ہے سلسلہ چشتی ،سلسلہ قادریہ ،سلسلہ سہروردیہ اوسلسلہ عظیمیہ
سلسلے کی بھی یہی معلومات بھی یہی ہے ،تعلیمات بھی یہی ہیں ،تبلیغ بھی
یہی ہے ،ارشادات بھی یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا عرفان نصیب فر
مائے اور جو ہم نے ازل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اللہ
تعالیٰ کو دیکھ کر لوگوں اس پر زور دیں۔ازل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر آنکھوں
سے اللہ تعالیٰ کی آواز کانوں سے سن کر زبان سے دل سے جواقرار کیا ہے ہاں
آپ ہمارے رب ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہمیں جو ہمارے اندر صلاحیت چھوپی ہو ئی ہے
ہمارا جو وجود ہے اس کو بیدار کرنے کی ہمیں ہمت اور توفیق عطا فر مائے اور
اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم بھی یہی ہے کہ اللہ کے
عرفانوںسے آپ یہ بتائیے نماز ،روزہ ،زکوٰۃ ،حج اسکا کیا فائدہ کیوں کرتے ہیں ؟
کیا فائدہ یہی فائدہ ہے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو ۔اللہ تعالیٰ کے عرفان
سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فر مائے کہ ہم سلاسل کی تعلیمات اور
حضور قلندر بابا اولیاء کے ارشادات پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فر مائے ۔
یہ جو چھوٹ کالبادہ ہم نے اڑا ہو ا ہے نمازیں پڑھتے ہیں ساری زندگی نمازیں
پڑھتے رہتے ہیں۔اللہ کی قربت ہمیں نہیںملتی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ
نماز میں کو ئی کمی ہو تی ہے ۔نماز میں کو ئی کمی نہیں کمی ہماری زندگی
میں ہے ۔اب اللہ واکبر کی نیت باندھتے ہیں اور الحمد اللہ ...پڑھتے ہو تے ہیں
اور دنیا میں ہمارا دل گھسا ہوا ہو تا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو راضی رکھے
خوش رکھے آپ سب حضرات اس سردی میںاتنی دور راز سے تشریف لائے میرے
لئے بڑی خوشی کی بات ہے اور میں دیکھئے آکر بیٹھ گیا اللہ نے مجھے ہمت بھی
دی بولنے کی ویسے ڈاکٹروں نے منا کیا ہوا ہے بولنے کو آپ سب حضرات کا بہت
شکریہ سردی کی بہت تکلیف ہو تو تھوڑی بہت تکلیف تو ہو تی ہے تھوڑی
تکلیف کے بعد انسان کوراحت ملتی ہے ۔السلام وعلیکم ورحمتہ و برکتہ...
اختتام ۔

★★★★★★★.